

عظیم انسان

رسول اللہ کے پیدا کردہ انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے لامارٹن لکھتے ہیں:-
عالم الہیات، فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار، رسول، آئین و قانون ساز، شارع، سپہ سالار، فاتح اصول و نظریات، معقول، عقائد کو جلا بخشنے والا ہے، بلا تصور مذہب کے مغلغ، بیسیوں علاقائی سلطنتوں کے معمار، دینی روحانی حکومت کے موسس، یہ ہیں محمد رسول اللہ..... (جن کے سامنے پوری انسانیت کی عظمتیں بیچ ہیں) اور انسانی عظمت کے ہر پیمانے کو سامنے رکھ کر ہم پوچھ سکتے ہیں، ہے کوئی جو ان سے زیادہ بڑا، ان سے بڑھ کر عظیم ہو؟
(Lamartine, Histoire deca Turquie Pairs 1854 جلد 2 ص 276,277)

FD-10

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

روزنامہ

الفصل

Web: <http://www.alfazl.org>
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

بدھ 19 نومبر 2008ء، 20 ذیقعدہ 1429 ہجری 19 نوبت 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 26

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ

تمام احباب جماعت کو مطلع کیا

جاتا ہے کہ مورخہ 28 نومبر 2008ء سے تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 12:45 پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ براہ مہربانی تمام احباب اس سے استفادہ کریں۔ (نظارت اشاعت)

علمی سیمینار

ادارہ نور العین میں مورخہ 20 نومبر 2008ء کو بعد نماز عصر محترمہ نبیلہ امۃ النصیر صاحبہ ماہر غذا کی طرف سے مستورات کے لئے ایک سیمینار "عورتوں کی صحت میں غذا کا اہم کردار" کے عنوان سے منعقد ہو رہا ہے جو مستورات شرکت کی خواہش رکھتی ہوں وہ نور العین بلڈ بینک کی ریسپیشن سے اپنا دعوت نامہ حاصل کر لیں۔ (معمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

گاڑی برائے فروخت

ایک عدد گاڑی Toyota Corolla 2.0D ڈیزل ماڈل 2002ء سفید رنگ اچھی حالت میں جماعتی ادارہ کے زیر استعمال فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب حسب ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔
(مظفر احمد قمر) 0333-6713023

الفصل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ (مینیجر الفصل)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشنتوں کے بڑے ہوئے الہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی نیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں..... اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم تاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔

اور اگر یہ شبہ ہو کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دعاؤں کا بھی ہے۔ کیا دعاؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے یا ان کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی ان کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو۔ تو اسباب تقدیر علاج پورے طور پر میسر آ جاتے ہیں اور جسم کی حالت بھی ایسی درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے تب دو نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے۔ یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادہ الہی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نظام جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندھ رکھا ہے۔

(برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد 6 ص 10 تا 12)

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ”وقفِ زندگی“

برائے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 09-2008ء

قواعد، ذیلی عناوین و امدادی کتب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس انصار اللہ پاکستان ہر سال انصار، خدام، لجنہ، ناصرات اور اطفال کے مابین مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا کرے گی۔

سال 09-2008ء کے لئے مقابلہ مقالہ نویسی کے عناوین ذیلی عناوین، قواعد اور امدادی کتب پر مشتمل تفصیلات ہر تنظیم کے لئے الگ الگ تیار کی گئی ہیں۔ جو باری باری شائع کی جارہی ہیں۔

(ڈاکٹر عبدالخالق خالد۔ قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

قواعد:

☆ مقالہ نویسی اراکین کے لئے تمام قواعد کی

پابندی لازمی ہے۔

☆ عنوان مقالہ ”وقفِ زندگی“

☆ مقالہ کے الفاظ 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ

ہیں ہزار سے زائد نہ ہوں۔ ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد ہوگی۔

☆ مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے ٹائٹل صفحہ پر نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆ جن کتب کا حوالہ دیا جائے ان کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سن اشاعت، جلد و صفحہ نمبر درج کیا جائے۔ اور حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور سے تحریر کیا جائے۔

☆ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔ مقالہ کے دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

☆ مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 اگست 2009ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆ مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبر، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆ اس مقالہ نگار میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اراکین شریک ہوں گے۔

☆ عنوان مقالہ ”وقفِ زندگی“

☆ مقالہ کے الفاظ 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ

ہیں ہزار سے زائد نہ ہوں۔ ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد ہوگی۔

☆ مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے ٹائٹل صفحہ پر نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆ جن کتب کا حوالہ دیا جائے ان کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سن اشاعت، جلد و صفحہ نمبر درج کیا جائے۔ اور حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور سے تحریر کیا جائے۔

☆ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔ مقالہ کے دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

☆ مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 اگست 2009ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆ مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبر، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆ اس مقالہ نگار میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اراکین شریک ہوں گے۔

☆ مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبر، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔

تحریرات۔ تحریک وقفِ نو

13- خلافتِ خامسہ کے زمانہ میں وقفِ زندگی کی تحریک اور واقفین کو نصائح

14- وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ

15- بیرون ممالک میں وقفِ زندگی اور واقفین زندگی کا خلاص

16- وقفِ زندگی کے ثمرات، برکات اور جماعتی ترقیات

17- وقفِ زندگی کے تقاضے اور ذمہ داریاں

18- واقفین زندگی کے ایمان افروز واقعات

19- واقفین زندگی اور ان کے اہل خانہ کی قربانیاں اور اخلاص

20- ابتدائی واقفین زندگی کے متعلق خلفاء احمدیت کے ارشادات

21- جماعت احمدیہ میں معاہدہ وقفِ زندگی۔ قربانی کا اعلیٰ نمونہ

22- حیاتِ الیاس۔ سوانح عبدالسلام خان صاحب

23- امیتہ الشافی سیال صاحبہ، صفدر نذیر صاحبہ گوگی

24- امیتہ الشافی سیال صاحبہ، صفدر نذیر صاحبہ گوگی

25- آپ بیتی مجاہد بخارا اور س۔ حضرت مولانا ظہور حسین صاحب

26- مطالبت تحریک جدید۔ شائع کردہ تحریک جدید پاکستان

27- تاریخ احمدیت۔ جلد 1 تا 19

28- حیاتِ بشیر۔ مولفہ شیخ عبدالقادر صاحب سوداگر گل

29- روح پرور یادیں۔ مولفہ مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب

30- (رفقاء) احمد۔ (تمام جلدیں)

31- حیات بقا پوری۔

32- سیرت و سوانح ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ مرتبہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب

33- سیرت و سوانح سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ مرتبہ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

34- سیرت و سوانح زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرتبہ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

35- سیرت و سوانح صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ شائع کردہ خدام الاحمدیہ پاکستان

36- سیرت و سوانح مرزا شریف احمد صاحب۔ مرتبہ عبدالعزیز صاحب و وقفِ زندگی

37- متحدہ نعمت۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

38- حیاتِ خالد۔ (سیرت و سوانح حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری) از: سید یوسف سہیل شوق صاحب

39- وقفِ زندگی کی اہمیت اور برکات۔ مولفہ ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز

40- خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات۔ از: عبدالسمیع خان صاحب

41- روس میں انقلابات۔ از: مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب

42- ایاز محمود۔ از: کریم احمد نعیم صاحب

43- سیرت داؤد۔ پیشکش جامعہ احمدیہ ربوہ

44- کیفیات زندگی، از: شیخ مبارک احمد صاحب

رسائل:

الفرقان، انصار اللہ، خالد، مصباح، تحریک جدید

الفرقان، انصار اللہ، خالد، مصباح، تحریک جدید

الحکم، البدر۔ روزنامہ افضل۔ افضل انٹرنیشنل

الحکم، البدر۔ روزنامہ افضل۔ افضل انٹرنیشنل

الحکم، البدر۔ روزنامہ افضل۔ افضل انٹرنیشنل

الحکم، البدر۔ روزنامہ افضل۔ افضل انٹرنیشنل

الحکم، البدر۔ روزنامہ افضل۔ افضل انٹرنیشنل

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت شیخ اللہ بخش صاحب آف بنوں

”اے ارحم الراحمین و وہاب خدا! جس طرح تو نے (حضرت) ابراہام کی بڑھاپے میں آواز سنی اور اس کو اولاد دی میری فریاد بھی سن اور اولاد نرینہ عطا فرما۔“ بڑی عاجزی اور التجا کے ساتھ بنوں صوبہ سرحد کا ایک شخص مسیحی مراد بخش اپنے رب سے یہ دعا مانگتا تھا، اس مسیحی دعا خدا نے اس کی گریہ وزاری کو سنا اور اس کے حق میں قبولیت کا فیصلہ صادر فرمایا جس کے بعد ایک بچے نے جنم لیا جس کا نام ”اللہ بخش“ رکھا گیا۔ باپ تو شاید اس کی پیدائش کے بعد شکر کے خاموش ہو گیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں ایک نئی روحانی پیدائش یعنی قبول احمدیت کی سعادت بھی لکھ چھوڑی تھی۔

حضرت شیخ اللہ بخش صاحب ولد شیخ مراد بخش صاحب قوم تھا کہ بنوں صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے تقریباً 1883ء میں پیدا ہوئے آپ اپنے والد صاحب کی دوسری اولاد تھے جو پہلے بیٹے کے بارہ سال سے بھی زائد عرصہ کے بعد پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمہ آکساز میں انسپکٹر متعین ہوئے، نوجوانی کی عمر میں عیسائیت کے مطالعہ سے دین حق کے بارے میں شبہات میں گھر گئے لیکن خدائے رحیم و کریم نے جلد ہی آپ کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے اور حضرت مسیح موعود کے دعویٰ آپ تک پہنچے اور آپ وابستہ احمدیت ہو گئے۔ 1938ء میں اپنے احمدیت کے سفر کی روداد بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”بچپن میں مجھے کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی گئی اور چھوٹی ہی عمر میں سکول میں داخل کر دیا گیا تھا لیکن جب انٹرنس میں پہنچا اور اس وقت میں اپنی عمر کے ستارہوں سال میں تھا تو قدرتا میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ اپنے مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کروں چنانچہ میں نے ایک ملاں سے قرآن شریف پڑھنے کے بعد خود بخود مترجم قرآن شریف کا مطالعہ شروع کیا اسی دوران میں نہ معلوم کس طرح کسی عیسائی کی ایک کتاب جس میں کسی مصری مولوی کے ساتھ مباحثہ کی صورت میں اعتراضات و جوابات درج تھے وہ میری نظر سے گزری جس کے پڑھنے سے مجھے سخت دکھ ہوا اور دل میں طرح طرح کے وساوس پیدا ہوئے مگر کچھ شرم اور کچھ اپنی بیوقوفی کے باعث اس کا ذکر نہ ہی اپنے والد صاحب کے ساتھ کر سکا اور نہ ہی کسی مولوی کے ساتھ اور اس خلش کو دل ہی دل میں لے رہا یہاں تک کہ 1905ء کے آخری مہینوں میں جب میں وانون میں ملازم تھا مجھے ڈاکٹر علم الدین صاحب

گجراتی سے بدراخبار کے کچھ پرچے دیکھے اور حضرت مسیح کی وفات کے دلائل سننے کا اتفاق ہوا اور جو نبی مسیح کی وفات مجھ پر ثابت ہو گئی میں نے خدا کا شکر کیا اور بغیر کسی مزید توقف کے فوراً حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس کا علم ہونے پر والد صاحب نے کچھ ناراضگی و افسوس کا خط لکھا جس پر ان کو ان کی وہ دعایا دکرائی گئی جو انھوں نے میری پیدائش سے پہلے کی تھی اور جس کا ذکر وہ چند بار گھر میں اس طرح کر چکے تھے کہ جب پہلے بچہ کی پیدائش کے بعد 12 سال تک ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا تو ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور بڑی خشوع و خضوع کے ساتھ ان الفاظ میں دعا کی کہ ”اے ارحم الراحمین و وہاب خدا! جس طرح تو نے (حضرت) ابراہام کی بڑھاپے میں آواز سنی اور اس کو اولاد دی میری فریاد بھی سن اور اولاد نرینہ عطا فرما۔“ چنانچہ وہ دعا قبول ہوئی اور تمہاری پیدائش ہوئی۔ میں نے اس دعا کو یاد کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کی دعا کی حقیقی قبولیت اب ہوئی ہے جب کہ خدا نے اپنے فضل سے مجھے ہلاکت کے گڑھے سے نجات بخش کر اپنے مامور کی غلامی کا شرف بخشا۔

غالباً 1906ء کے اپریل میں میری تبدیلی وانون سے اپنے وطن مالوف بنوں میں ہوئی اور اپنی نوکری پر حاضر ہونے سے قبل میں نے قادیان شریف میں حاضر ہو کر بیت مبارک میں حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔

بیعت کے وقت کا نقشہ اور اپنے دل کی کیفیت مختصر الفاظ میں اس طرح پیش کرتا ہوں کہ ایک آزاد خیال والا مذہب نوجوان اپنے نفس امارہ کی تمام امنگوں اور سرکشوں کے خلاف جنگ پر آمادہ ہو کر مامور وقت کے دروازہ پر استمداد کے واسطے حاضر ہے اور اس کے انتظار میں اُس کی آنکھیں بے قرار ایک چھوٹی سی کھڑکی پر پیوست ہیں، (بیت الذکر) میں بہت تھوڑے آدمی ہیں اور سب مؤدب اسی پاک ہستی کی انتظار میں خاموش ہیں کہ اتنے میں اُسی کھڑکی میں سے ایک مقدس، وجہہ اور پُرشوکت و جلال پیر مرد (بیت) میں داخل ہوتا ہے اور ادھر اس نوجوان پر لڑزہ طاری ہو کر آنکھوں سے آنسوؤں کی جھری جاری ہو جاتی ہے لیکن اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیوں؟ صرف اس قدر ہوش ہے کہ حضور کا اس کھڑکی سے ورود یعنی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بدرکامل اندھیری رات میں نمودار ہو گیا جس سے سب تاریکی دور ہو گئی اور حاضرین کے چہروں پر انبساط کی لہریں دوڑنے لگیں، اُس موقع پر اکبر شاہ خان نے اپنے کچھ شعر بھی حضور کی

تعریف میں سنائے جن کو حضور نے پسند فرمایا تھا۔ بیعت کے بعد دوسرے دن میں واپس ہو گیا کیونکہ حاضری کے دن تھوڑے تھے پھر 1907ء کے موسم گرما میں جب والد صاحب امرتسر آئے اور بیمار تھے تو اُن کو قادیان لایا اور حضور کے ساتھ تعارف کرا کر اُن کی صحت کے واسطے عرض کی گئی، یہ بھی کوشش تھی کہ وہ بیعت کر لیں گے لیکن افسوس کہ والد صاحب بزرگوار اس نعمت سے محروم رہے، حضور نے دعا فرمائی اور مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاول) سے نسخہ لینے کی بھی ہدایت فرمائی چنانچہ نسخہ لینے کے بعد ہم واپس امرتسر چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی والد صاحب کو تسلی دینے کی غرض سے اپنے بچوں کی فوتیگی کے حالات سنائے لیکن چونکہ والد صاحب کا دل اپنی لمبی بیماریوں کے باعث ہی بہت کمزور ہو چکا تھا اُن کے آنسو جاری رہے اُن کو میرے پہلے بچہ کی مرگ کا سخت صدمہ تھا۔ افسوس کہ مجھے حضرت جبری اللہ کا دیکھنا پھر نصیب نہ ہوا اور مجھ پر وہ دن سخت تلخ تھا جب کہ حضور کے وصال کی خبر بدر (اخبار) کے ذریعہ مجھے بنوں میں پہنچی۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روئے گل سیر ندیم و بہار آخر شد (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 5 صفحہ 96-94) حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ خلافت حقہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ 1936ء میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور محلہ دارالرحمت میں سکونت پذیر ہوئے، قادیان میں اپنے آپ کو فارغ نہ رکھا بلکہ اپنے اوقات جماعتی کاموں میں صرف کرتے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ پھر اپنے آبائی شہر بنوں چلے گئے اور وہیں مورخہ 22 دسمبر 1956ء کو عمر 73 سال وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے، آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے وصیت نمبر 8182 تھا۔ آپ کی وفات پر آپ کے برادر بستی نے لکھا:

”... شیخ صاحب احمدیت کا ایک عملی نمونہ تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور خاندان حضرت مسیح موعود سے انہیں از حد محبت تھی اور نظام سلسلہ کا احترام اس قدر تھا کہ وہ اس کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کر سکتے تھے، (دعوت) احمدیت کا جذبہ بھی ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، مہمان نوازی کے لیے گواہل سرحد پہلے ہی مشہور ہیں مگر اس کا خیر میں وہ اپنی نظیر آپ تھے، بنوں ایک ایسی جگہ پر واقع ہے جہاں سال کے بارہ مہینے افغانستان کے علاقہ خوست کے احمدی احباب آتے جاتے رہتے تھے اور خاندان شہید مرحوم کے معزز ممبران صحرائے نورنگ سے اور ملازم پیشہ احباب ہندوستان کے مختلف صوبوں سے ... آتے تھے وہ سب کے سب شیخ صاحب کے ہاں فروکش ہوتے تھے وہ ان کی رہائش کا انتظام کرتے بلکہ ان کی خوراک اور ہر قسم کے آرام کا بے حد خیال رکھتے تھے گویا ان کا مکان بنوں میں سلسلہ کا ایک مرکز تھا

انفاق کی برکات

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(الصف: 11 تا 13)

یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تاکہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اس کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں (بیان) ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ: 111)

(یہ باغات ان کے لئے ہیں) جو صبر کرنے والے ہیں اور سچ بولنے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور صبح کے وقت استغفار کرنے والے ہیں۔

(آل عمران: 18)

اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھر پور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ (البقرہ: 273)

جہاں (مریبان) اور احمدی حضرات نہایت ہی آرام پاتے تھے۔

1944ء کی بات ہے کہ جناب خان صاحب نعت اللہ خان صاحب برج انسپکٹر بمقام میڈک ایک پل بنانے کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے ایک احمدی دوست نے ان کو ایک ہفتا دیا جس سے ان کی توجہ احمدیت کی طرف مبذول ہو گئی مزید تحقیق کے لیے جناب خان صاحب موصوف دو تین ماہ تک بموعہ تین چار احباب کے ہر ہفتہ کو تشریف لاتے رہے اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا بالآخر خان صاحب موصوف نے بموعہ تین احباب بنوں میں ہی بیعت کر لی۔

شیخ اللہ بخش صاحب احمدیت کی شیخ کا ایک پروانہ تھے، آپ کی پہلی اہلیہ کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی 1919ء میں میری ہمشیرہ سے ان کا نکاح ہوا اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ نکاح ہونے کے بعد پہلی اہلیہ سے ہی تین بچے پیدا ہوئے۔

(افضل 22 جنوری 1957ء صفحہ 5)

میٹرک کے بعد ٹیکنیکل کورسز کا تعارف

ہمارا قومی المیہ ہے کہ عملی زندگی کے بارے میں ہمارا رویہ بالعموم غیر سائنسی ہوتا ہے۔ ہم خوابوں کی دنیا میں رہتے ہیں۔ ہمارے فیصلے جذباتی اور غیر حقیقت پسندانہ ہوتے ہیں اور جب ان فیصلوں کے نتائج ہماری توقعات کے برعکس برآمد ہوتے ہیں تو ہم حد درجہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ طلباء اور ان کے والدین کی اکثریت کیریئر کے انتخاب کے وقت طالب علم کی قابلیت اور رجحان طبع کو مد نظر نہیں رکھتے بلکہ خواہ مخواہ گیمرس کورسز کا انتخاب کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ امر ذہن نشین رہنا چاہئے کہ ہر طالب علم کی استعداد مختلف سطح کی حامل ہوتی ہے۔ ہر طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا مزید برآں آٹس کے مضامین کے لئے ملازمت کے مواقع بہت ہی کم ہوتے ہیں۔

پس ایسے طلبہ جو میٹرک (سائنس) میں اوسط درجے کے نمبر حاصل کرتے ہیں ان کے لئے مشورہ ہے کہ وہ اپنے رجحان طبع کی مناسبت سے انٹرمیڈیٹ کی سطح کی کسی ٹیکنالوجی کا انتخاب کریں۔ یہ کورسز Job Oriented ہوتے ہیں یعنی ان کی کامیاب تکمیل کے بعد پورا وازری ملازمت کا حصول قریباً یقینی ہوتا ہے انٹرمیڈیٹ سطح کے یہ تین سالہ کورسز ڈی اے۔ ای (یعنی ڈپلومہ ان ایسوسی ایٹ انجینئرنگ) کہلاتے ہیں۔ ایسے ٹیکنالوجی کورسز کے لئے ہر بڑے شہر میں گورنمنٹ کالجز آف ٹیکنالوجی (جی سی ٹی) گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹس (G.P.I) اور گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹس آف ٹیکنالوجی (G.I.T) قائم ہیں جن میں مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز کے کورسز ہوتے ہیں۔

الیکٹریکل، الیکٹرونکس، سول، مکینیکل، آرکیٹیکچر، آٹو اینڈ ڈیزل، آٹو اینڈ فارم، ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ، میٹلر جی، انسٹرومنٹیشن، آٹومیشن، فائوڈری اینڈ پیٹرن میکنگ، ٹیکسٹائل، ڈائمنگ اینڈ پرنٹنگ، ٹیکسٹائل سپننگ، ٹیکسٹائل و بولنگ، ٹیکسٹائل فنشنگ، کیمیکل، پیٹرو کیمیکل، پیٹرولیم، مائن الیکٹریکل مائن مکینیکل، مائننگ ٹیکنیشن، کمپیوٹر، کمپیوٹر انفرمیشن، ویلڈنگ اینڈ شیٹ میٹل، گلاس سرائیک اینڈ پاٹری ڈیولپمنٹ، ووڈ رنگ، گارمنٹس ڈیزائننگ اینڈ میکنگ، لیڈر ٹیکنالوجی، پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس۔

بعض ٹیکنالوجیز ایک یا ایک سے زیادہ اداروں تک محدود ہیں۔ مثلاً صوبہ پنجاب میں کیمیکل ٹیکنالوجی جی سی ٹی ملتان اور ڈیرہ غازی خاں میں۔ پیٹرو کیمیکل جی سی ٹی ڈی جی خاں میں۔ فوڈ ٹیکنالوجی جی سی ٹی فیصل آباد میں۔ میٹلر جی ٹیکنالوجی

SPIT (سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی) گجرات اور کے۔ آر۔ ایل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کھوٹ میں۔ ٹیکسٹائل جی سی۔ ٹی ملتان میں۔ ڈائمنگ۔ پرنٹنگ۔ ٹیکسٹائل سپننگ و ٹیکسٹائل ویولنگ یونیورسٹی کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ ملتان میں۔ ٹیکسٹائل فنشنگ شاہدرہ میں۔ گلاس سرائیکس و پاٹری ڈیولپمنٹ شاہدرہ میں۔ انسٹرومنٹیشن جی سی ٹی فیصل آباد، جی سی ٹی گوجرانوالہ، ایس پی آئی ٹی گجرات اور جی سی ٹی سرگودھا میں، آٹومیشن ٹیکنالوجی ایس پی آئی ٹی گجرات میں، لیڈر ٹیکنالوجی لیڈر انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ میں۔ مائننگ کے کورسز پنجاب سکول آف مائننگ چوہاسین شاہ (چکوال) میں۔ پرنٹنگ ٹیکنالوجی کے لئے جی پی آئی برائے پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس وحدت روڈ لاہور (یہ پنجاب بھر میں اپنی نوعیت کا ایک ادارہ ہے اس میں انٹرمیڈیٹ پاس طلباء کے لئے ایک سالہ الیکٹریکل پرنٹنگ کورس بھی پیش کیا جاتا ہے۔ ڈیزائننگ میں ڈگری کلاسز کا کورس بھی منظور ہو چکا ہے۔) ایک ایسا ادارہ کراچی میں بھی ہے

ان ٹیکنالوجیز میں داخلہ کے لئے ریاضی، فزکس، کیمسٹری اور انگریزی میں حاصل کردہ مجموعی نمبروں سے میرٹ بنتا ہے۔ داخلہ بالعموم ڈویژن اور صوبہ کی بنیاد پر دو علیحدہ علیحدہ میرٹ لسٹوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ طلباء کو چاہئے کہ متعلقہ ڈویژن میں رہائش کی صورت میں دونوں بنیادوں پر علیحدہ علیحدہ داخلہ فارم پُر کریں۔ چھوٹے شہروں میں میرٹ نسبتاً کم ہوتا ہے۔ ڈی اے ای کوانٹرمیڈیٹ کے مساوی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کی کامیاب تکمیل کے بعد بی اے/بی ایس سی میں بھی داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ چند کالجز آف ٹیکنالوجیز میں بعض ٹیکنالوجیز میں بی ٹیک (پچھلان ٹیکنالوجی) کا کورس بھی ہوتا ہے۔ جسے بی ایس سی انجینئرنگ کے مساوی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بی ٹیک میں داخلہ ڈی اے ای کے امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والوں کو ملتا ہے (بی ٹیک کا امتحان انجینئرنگ یونیورسٹی لیتی ہے) معدودے چند طلباء کو ڈی اے ای کے امتحان میں اعلیٰ ترین نمبر حاصل کرنے کی بنا پر انجینئرنگ یونیورسٹی کے چند مخصوص شعبوں میں بھی داخلہ ملتا ہے۔

طلبات کے لئے بھی اکثر بڑے شہروں میں گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹس قائم ہیں مختلف اداروں میں مندرجہ ذیل مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں۔ یہ بھی تین سالہ ڈی اے ای کورسز ہیں۔

الیکٹریکل، آرکیٹیکچر، کمپیوٹر، کمپیوٹر انفرمیشن، علاوہ ازیں ڈی ڈی ایم (ڈریس میکنگ اینڈ ڈریس ڈیزائننگ)۔ بعض پولی ٹیکنک فارویمن میں آفس سیکریٹری کا ایک سالہ کورس بھی ہوتا ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی طلباء اور طالبات کے بہت سے ٹیکنیکل ادارے کھل چکے ہیں۔ مگر ان میں بالعموم سٹاف اور ایجوکیشن کی شدید کمی پائی جاتی ہے جبکہ فیس اور فنڈز بہت زیادہ وصول کئے جاتے ہیں۔ اگر سرکاری ادارے میں داخلہ نہ ملے تو متعلقہ پرائیویٹ ادارے کے بارے میں پہلے مکمل معلومات حاصل

تعارف کتب

یاد ایام۔ ایک واقف زندگی کی سرگذشت

نام کتاب: یاد ایام

مصنف: مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب

سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

اشاعت: دسمبر 2007ء

مطبوعہ: لاہور آرٹ پریس

صفحات: 187

مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب 1931ء میں پیدا ہوئے 1947ء میں اپنی زندگی وقف کی اور 1957ء میں جامعہ احمدیہ سے شہادتی ڈگری حاصل کی ساتھ ساتھ دوسری تعلیم بھی جاری رکھی۔ 1965ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کی سند بھی حاصل کی۔ مصنف نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی اس نصیحت پر عمل کیا ہے۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا ”اپنے اپنے خاندانوں کی تاریخ زندہ رکھیں اور اپنے خاندانوں کی تاریخ احمدیت سے شروع کریں“۔

چنانچہ آپ نے اس کتاب میں اپنے خاندان میں احمدیت کے داخل ہونے اور پھر اس کی برکات سے مستفیض ہونے کے واقعات قلمبند کئے ہیں۔ آپ نے لمبا عرصہ بطور مربی سلسلہ افریقہ و جنوبی امریکہ کے بعض ممالک میں اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں خدمات دینیہ کی توفیق پائی۔ آج کل امریکہ میں اپنے بچوں کے پاس ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اسی دوران مختلف اخبارات اور جرائد و رسائل میں مختلف موضوعات پر قلم اٹھاتے رہے ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ بھی دو کتب ”قاموس الروایا“ اور ”تصوف یعنی روحانی سائنس“ کے مؤلف ہیں۔ آپ کو خلافت ثالثہ کے انتخاب کے موقع پر انتخاب خلافت کمیٹی کے رکن بننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

مؤلف نے اس کتاب میں اپنے خاندان پر نازل ہونے والے انعامات و برکات کا ذکر کیا ہے۔ کہ کس طرح نامساعد حالات میں بھی خدا نے صرف اور صرف خلافت کی برکت سے احمدی خاندانوں کے شیرازہ کو نہ صرف بکھرے نہ دیا بلکہ اپنی رحمت بارش کی طرح برسانی کہ فرد کو خاندانوں اور خاندانوں کو قوموں

کر لیں۔ بہتر ہے کہ اس کے سابق طالب علم سے رابطہ کریں۔ ایسے طلباء و طالبات جو میٹرک میں بہت ہی کم نمبر حاصل کرتے ہیں یا فیل ہو جاتے ہیں تو وہ گورنمنٹ و وکیشنل یا ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس سے ایک سالہ یا دو سالہ ٹریڈ کورسز کر سکتے ہیں۔

ٹیکنیکل کورسز کرنے کے بعد بیرون ملک ملازمت کے حصول میں بھی آسانی ہو جاتی ہے۔ نیز اپنے ملک میں بھی ورکشاپ کھولی جاسکتی ہے۔

میں بدل دیا۔

آپ نے اس کتاب کو 7 ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں اپنے والد محترم میر صلاح محمد صاحب کے احمدی ہونے کے حالات بیان کئے ہیں۔ آپ کے والد نے احمدیت کو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی بذریعہ خط قبول کر لیا تھا۔ لیکن حالات کی مجبوری کی وجہ سے آپ حضرت مسیح موعود کی زیارت و ملاقات سے محروم رہے۔ انہوں نے حالات کی سختی کو تو برداشت کیا مگر احمدیت سے انحراف نہ کیا۔ 1947ء میں انہوں نے وفات پائی اس باب میں اپنی والدہ صاحبہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ انہوں نے غیر معمولی لمبی عمر پائی اور 1991ء میں وفات پائی۔ والدین موصیان تھے۔ دوسرے باب میں مؤلف نے اپنے حالات یعنی ابتدائی تعلیم، پھر قادیان میں تعلیم، وقف زندگی کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ اور شہادتی سند کے حاصل کرنے تک کے واقعات درج کئے ہیں۔

تیسرے چوتھے اور پانچویں باب میں سیرالیون، گی آنا، سورینام اور زیمبیا میں تفری اور جامعہ احمدیہ میں تدریس کے دوران کے حالات و واقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ باب ششم میں اپنے امریکہ شفٹ ہونے اور وہاں سے یورپ کے بعض ممالک کی سیاحت خاص طور پر برطانیہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے حالات درج کئے ہیں۔ آخری باب میں اپنے اساتذہ، سینئر مربیان و واقفین زندگی اور ساتھ کام کرنے والے خدام احمدیت کا ذکر کیا ہے۔

مؤلف نے آئندہ نسل کے لئے بہت اچھی معلومات پر مبنی کتاب تحریر کی ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور دین و دنیا کی حسنت سے نوازے اور ان کی نسل کو بھی احمدیت کے وقار کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ سیرالیون کا 47 واں جلسہ سالانہ

رپورٹ: مکرم رضوان احمد افضل صاحب

اس طرز عمل کا شہر کے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

پہلا دن 8 فروری

پہلا اجلاس

نوجگر پینتالیس منٹ پر جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مرکزی مہمان مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے لوئے احمدیت لہرایا جبکہ نائب امیر اول ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب نے سیرالیون کا جھنڈا لہرایا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم پڑھی گئی۔

چند لمحوں کے بعد صدر مملکت کے نمائندہ وزیر اعلیٰ جنوبی صوبہ پہنچ گئے۔ ان کے ہمراہ بعض دوسرے منسٹرز اور ممبرز آف پارلیمنٹ بھی تشریف لائے۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے وزیر اعلیٰ اور ان کے وفد کے علاوہ آنے والے معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ ویکلم ایڈریس مسٹر سنوئی ایس دین صاحب نے پیش کیا۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے ماٹو ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کا حوالہ دیتے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ آج احمدیہ جماعت ہی ہے جس کے جھنڈے تلے تمام اقوام کے لوگ جمع ہو سکتے ہیں۔

محترم امیر صاحب سیرالیون نے مرکزی مہمان کا تعارف کروایا اور سال 2008ء کی اہمیت کے بارے میں بتایا کہ ہمیں اس سال خدا کے حضور شکرانے کے طور پر مزید جھکنا چاہئے اور اپنی عبادتوں میں مزید ترقی کرنی چاہئے اور اپنی اطاعت کے معیار بلند کرنے چاہئیں۔ مرکزی مہمان مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے اہل سیرالیون اور خصوصاً جماعت احمدیہ سیرالیون کو حضور انور ایدہ اللہ کی جانب سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔ جس کا احباب جماعت نے نہایت گرم جوش سے جواب دیا۔ آپ نے سیرالیون کے ساتھ اپنی جذباتی وابستگی کا بھی ذکر فرمایا۔

اس کے بعد صدر مملکت کے نمائندہ وزیر اعلیٰ جنوبی صوبہ نے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ احمدیہ جماعت ایک بہت ہی آرگنائزڈ جماعت ہے۔ یہ جماعت خدا کی وحدانیت کے سائے تلے متحد ہے۔ احمدیہ جماعت کے اتحاد کی وجہ ان کی نیکی اور حضرت محمد ﷺ کی اتباع ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ 1938ء میں جماعت اس ملک میں قائم ہوئی۔ اس وقت سے آج تک جماعت نے اشاعت دین، ایجوکیشن، طبی خدمات اور لوگوں کی معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے احمدیہ ریڈیو سٹیشن کا ذکر بھی کیا کہ اس کے ذریعہ ایک اچھے معاشرے کی بنیاد پڑ رہی ہے جس میں لوگوں کو

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ سیرالیون کو احمدیہ سینڈری سکول BO میں 10 تا 18 فروری 2008ء کو اپنا 47 واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تیسری جلسہ سالانہ

جماعتی سال کے آغاز میں ہی حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں جلسہ سالانہ کی تاریخوں اور افسر جلسہ سالانہ کے نام کی منظوری کے لئے لکھا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی ازراہ شفقت منظوری کے بعد کام کا باقاعدہ آغاز کیا۔

اس سال بھی صدر مملکت کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ صدر مملکت نے نہایت خوشی سے قبول کی۔ لیکن بعض مصروفیات کی وجہ سے جلسہ میں شمولیت نہ کر سکے۔ انہوں نے جلسہ میں شمولیت کے لئے جنوبی صوبہ کے وزیر اعلیٰ کو اپنا نمائندہ مقرر کیا۔

اس سال افسر جلسہ سالانہ مکرم ایبراہیم جنوے صاحب پرنسپل طاہر احمدیہ سینڈری سکول تھے۔ جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے کام کو 22 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر سیرالیون نے نگران شعبہ جات کی کئی میٹنگز بلوائیں اور حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے بار بار لکھا۔ احباب جماعت سیرالیون نے بھی نفلی روزوں اور باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا۔ جلسہ گاہ کی تیاری اور دوسرے انتظامات کے لئے تقریباً ایک ماہ قبل کام کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔

مرکزی مہمان

اس سال حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم خلیل احمد مبشر صاحب کو مرکزی مہمان کے طور پر سیرالیون بھجوا دیا تھا۔ آپ نے بطور مربی سلسلہ اور پھر عرصہ 13 سال امیر و مشنری انچارج سیرالیون خدمات کی توفیق پائی۔ آجکل آپ کینیڈا میں بطور مربی سلسلہ خدمات کی توفیق پارہے ہیں۔ جلسہ سالانہ حسب سابق احمدیہ سینڈری سکول BO (بو) کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ مورخہ 6 فروری کو ہی جلسہ کے مہمان آنا شروع ہو گئے۔ 7 فروری کو جوق در جوق احمدی گاڑیوں پر بیٹرز اور پوسٹرز لگائے مختلف اطراف سے Bo شہر میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ شہر کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ جلسہ کی وجہ سے سارے شہر میں ایک خاص ماحول بنا ہوا تھا۔ گاڑیوں میں سوار مردوزن بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے کمپاؤنڈ کی طرف آرہے تھے۔

ایجوکیشن اور نمائندہ منسٹر آف پاور اینڈ انرجی نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ وزیر اعلیٰ ایٹرن صوبہ نے اپنے خطاب میں جماعت کی تعلیم کے میدان میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں بہت سے ڈاکٹرز، وکیل، منسٹرز اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خدمات سرانجام دینے والے فعال لوگ احمدیہ سکولوں سے ابتدائی تعلیم پانے والے ہیں۔ احمدیہ سکولوں کا طرہ امتیاز ہے کہ وہاں طلباء کی بنیادی توجہ پڑھائی کی طرف ہوتی ہے۔ آپ نے خدمت خلق کے میدان میں جماعتی خدمات کا بھی مختصر تذکرہ کیا اور احمدیہ کلیئسنس کی سرورسز کو سراہا۔

منسٹر آف سوشل ویلفیئر اینڈ ریلیف ایفیز نے اپنے خطاب میں کہا کہ احمدیہ جماعت انصاف کے ساتھ اشاعت دین کر رہی ہے۔ آپ نے کہا جماعت احمدیہ نے غیر عربوں کے لئے قرآن کے تراجم مہیا کئے۔

ڈپٹی منسٹر ایجوکیشن جو کہ منسٹر آف ایجوکیشن کی نمائندگی بھی کر رہے تھے نے اپنے خطاب میں ایک دفعہ پھر جماعت کی ایجوکیشن کے میدان میں خدمات کا ذکر کیا اور شکر یہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ احمدیہ سکولوں کا یہ امتیاز ہے کہ ہمارے ہاں بلا امتیاز مذہب و ملت ہر خاص و عام کو تعلیم دی جاتی ہے۔

ڈپٹی منسٹر ایجوکیشن نے اپنی تقریر کے بعد دوران سال تعلیمی میدان میں امتیاز پانے والے طلباء اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے سکولوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ امتیاز پانے والوں کو سند امتیاز کے علاوہ نقد انعام بھی دیا گیا۔

نمائندہ منسٹر پاور اینڈ انرجی نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ صبح سے مختلف تقاریر سن رہے ہیں وہ جماعت کے نظام اور باتوں سے بہت متاثر ہیں اس لئے وہ آج سے جماعت میں شمولیت کا اعلان کرتی ہیں۔

اس سیشن میں کل تین تقاریر ہوئیں۔ جن میں مولوی المامی احمد سیسے نے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ اور آپ کی صداقت کے دلائل کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم جمال الدین محمود صاحب نے نظام خلافت کے موضوع پر سیر حاصل تقریر کی اور نظام خلافت کی برکات کا ذکر کیا۔

پیراماؤنٹ چیف محمد بنایاں ممبر آف پارلیمنٹ جو کہ خدا کے فضل سے احمدی ہیں اور لندن جلسہ میں بھی ایک دفعہ شمولیت کر چکے ہیں نے دعا اور نصرت الہی کے بارے میں تقریر کی۔ آپ خدا کے فضل سے احمدیہ سکول کے پڑھے ہوئے ہیں اور کیلا ہوں ڈسٹرکٹ کی جماعتوں کے صدر بھی ہیں۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

تعلیم دی جا رہی ہے کہ کس طرح پر امن طور پر ملک کی ترقی میں حصہ لینا ہے۔

آپ نے کہا کہ جماعت قرآن مجید کے تراجم کر کے اسے آسان فہم بھی بنا رہی ہے۔ آپ نے صدر مملکت کی طرف سے پیغام دیتے ہوئے کہا کہ نئی گورنمنٹ کھلے دل سے جماعت کی ملک میں موجودگی کو پسند کرتی ہے اور ملک کی ترقی میں برابر حصہ دار سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر مملکت چاہتے ہیں کہ جماعت اپنے کاموں میں مزید توسیع کرے تاکہ ہم ملک میں ٹھہراؤ اور بہترین زندگی گزارنے والے بن سکیں۔

آخر پیراماؤنٹ چیف آف Bo (بو) جو کہ احمدی ہیں نے معزز مہمانوں کا شکر یہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب سیرالیون نے اختتامی دعا کروائی۔ اس طرح پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس اجلاس میں وزیر اعلیٰ جنوبی صوبہ، وزیر اعلیٰ شرقی صوبہ، منسٹر آف سوشل ویلفیئر اینڈ ریلیف ایفیز، ڈپٹی منسٹر آف ایجوکیشن، نمائندہ منسٹر آف پاور اینڈ انرجی، پرائشل سیکرٹری جنوبی صوبہ، نیشنل چیئر مین سیرالیون پیپلز پارٹی (اپوزیشن پارٹی) پیراماؤنٹ چیف محمد بنایاں ممبر آف پارلیمنٹ، پیراماؤنٹ چیف مانگے بورے ممبر آف پارلیمنٹ، نیشنل چیئر مین کونسل آف پیراماؤنٹ چیفس، اے آئی جی پولیس، لوکل یونٹ کمانڈر، میجر کینما سٹی کونسل، چیئر مین کینما ڈسٹرکٹ کونسل، چیف ایڈمنسٹریٹو کونسل، چیئر مین کونسل آف پرنسپلز ایٹرن ایٹرن ریجن، نیشنل چیئر مین سیرالیون ٹیچرز یونین، رورنڈ فاڈر انسٹریکٹور لک مشن، اے ایس پی دارو، ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن ساؤتھ، ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن ایسٹ کے علاوہ بہت سے ممبران پارلیمنٹ، 200 سے زائد اعلیٰ حکومتی عہدیداران، 25 پیراماؤنٹ چیفس، پیراماؤنٹ چیفس کے نمائندوں، قبائلی سرداروں اور بہت سے معزز لوگوں نے شرکت کی۔

پہلے اجلاس کے بعد مہمان خصوصی نے شامین جلسہ کے ساتھ نماز جمعہ میں شرکت کی۔ خطبہ جمعہ مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے دیا۔ آپ نے دین کی آزادی مذہب و ضمیر سے متعلق دلکش تعلیمات بیان فرمائیں۔ نماز جمعہ کے بعد تمام مہمانوں نے دوپہر کے کھانے میں شرکت کی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد معزز مہمانوں میں سے وزیر اعلیٰ شرقی صوبہ، منسٹر آف سوشل ویلفیئر اینڈ ریلیف ایفیز، ڈپٹی منسٹر آف

دوسرا دن

پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس نوجگر پینتالیس منٹ پر نائب امیر اول مکرم ڈاکٹر الحاج ادریس بنگورہ

صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد نیشنل چیئرمین سیرالیون پیپلز پارٹی (اپوزیشن پارٹی) نے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جماعت کی دینی اور معاشرتی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ 1938ء میں جماعت نے پہلا پرائمری سکول کھول کر عیسائیت کی ترقیات کے سلسلہ پر بند باندھ دیا۔ آج دین حق جو ترقی سیرالیون میں کر رہا ہے وہ صرف اور صرف احمدیت کی مرہون منت ہے۔ تمام فرقوں میں سب سے منظم، فعال اور مومنوں کی فلاح اور مدد کرنے والا فرقہ احمدیہ ہے۔

اس سیشن میں پہلی تقریر مسٹر جے ایم تانلو نے کی آپ نے اپنی تقریر میں خلفاء راشدہ کے حالات زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر مسٹر ابراہیم سیسی صاحب نے کی آپ نے قدرت ثانیہ کے عنوان پر آیت استخلاف اور رسالہ الوصیت کے حوالے سے تقریر کی۔

مکرم طاہر احمد عابد صاحب مرہبی سلسلہ کی تقریر کا عنوان ”خليفة خدا بناتا ہے“ تھا۔

مکرم معلم شیخو الفاکر صاحب نے ”حضرت محمد ﷺ کی آخری زمانے کے بارے میں پیشگوئیاں اور سائنس کی روش سے ان کا مکمل ہونا“ کے عنوان پر بہت سی قرآنی پیشگوئیوں اور حدیث میں درج پیشگوئیوں کو جدید سائنس کی روشنی میں پورا ہونا ثابت کیا۔

دعا کے ساتھ یہ سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ یہ اجلاس الحاج علیو ابیس دین صاحب نائب امیر دوم کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم معلم نور الدین سیسی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا اللہ تعالیٰ سے عشق کے عنوان پر تقریر کی جس میں آپ نے مختلف واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود کا عشق الہی واضح کیا۔

دوسری تقریر مسٹر سنوٹی ابیس دین صاحب نے پیش کی۔ آپ نے دس شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں کے موضوع پر بہت ہی پیارے انداز میں روشنی ڈالی۔

مکرم مسٹر سائڈی موہے صاحب پرنسپل ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول نے اپنی تقریر میں خلفاء احمدیت کے کارہائے نمایاں کو اختصار سے بیان کیا۔ آپ نے مختلف خلافتوں کے دوران ہونے والے خدا تعالیٰ کے مسلسل انعامات کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔

مسٹر اسماعیل نالو صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول Bo (بو) نے نظام وصیت کا تعارف اور اس کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تازہ تحریک کا بھی ذکر کیا کہ ہر جماعت کے 50 فیصد چندہ ہندگان کو جو جلی کے سال میں اس سکیم میں شامل ہونا چاہئے۔

اس کے بعد دعا ہوئی اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

تیسرا دن

اختتامی اجلاس

یہ اجلاس دس بجے صبح مکرم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مرکزی نمائندہ محترم خلیل احمد مبشر صاحب نے کی آپ نے ”خلیفہ کو خدا کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے“ کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں انہوں نے ہی دوران سال سیرالیا القرآن اور ناظرہ قرآن مکمل کرنے والوں اور مجموعی طور پر بہترین کارکردگی پیش کرنے والے ریجن میں انعامات تقسیم کئے۔ مہمان خصوصی نے اپنی طرف سے بعض عمر رسیدہ احمدیوں کو بھی انعامات دیئے جنہوں نے ادھیڑ عمر میں قرآن مجید پڑھنا سیکھا اور مکمل کیا ہے۔

اختتامی خطاب محترم امیر صاحب سیرالیون نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اطاعت خلیفہ اور اطاعت نظام جماعت کے موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اپنے خطاب کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جانے والوں کو آرام کے ساتھ سفر کی تلقین کی۔ آپ نے صد سالہ خلافت جو جلی کے حوالے سے اس جلسے کے کامیاب انعقاد پر سب حاضرین کو مبارکباد بھی دی۔ دعا کے ساتھ تین دن کا بابرکت دورانیہ اپنی برکتوں کو پھیلاتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔

حاضری

اس جلسہ سالانہ میں نمائندہ صدر مملکت سیرالیون، وزراء مملکت، ممبران پارلیمنٹ، 25 پیراماؤنٹ چیفس، نمائندگان پیراماؤنٹ چیفس، چیف ڈپٹی سیکرٹری، سیکشن چیفس، 200 سے زائد اعلیٰ حکومتی عہدیداران، قبائلی سردار، متعدد غیر از جماعت ائمہ کرام اور عیسائی لیڈروں نے شرکت کی۔

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کی حاضری 12300 سے زائد تھی۔ جبکہ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضری 14000 سے زائد رہی۔ جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ یہ بھی صد سالہ خلافت جو جلی کا ایک بابرکت پھل ہے۔ جلسہ میں 12 رجسٹرز کی 375 جماعتوں نے شرکت کی۔

جلسہ میں 3000 نومباعتین نے بھی شرکت کی۔ اس جلسہ میں 1200 سے زائد غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں خواتین اور مردوں کے الگ الگ اجلاس ہوئے۔ خواتین کے

اجلاس کی صدارت آنرےبل مکرمہ سیف اللہ موہے ممبر آف پارلیمنٹ و نیشنل صدر لجنہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرمہ سلمہ کالوں صاحبہ نے تقریر کی جس میں شادی کے متعلق دینی احکامات کا ذکر کیا۔ مکرمہ حاجہ نالو صاحبہ نے اپنی تقریر میں شادی کے لئے ساتھی کے چھنے کی دینی تعلیمات کے بارے میں بتایا۔ مکرمہ کروما صاحبہ نے خواتین مبارک کے حالات بتائے۔ آپ نے حضرت عائشہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ لجنہ نے اختتامی خطاب کے لئے مکرم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کو دعوت دی۔ محترم امیر صاحب نے پردہ کے اہتمام کے ساتھ یہ خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے صد سالہ جو جلی کے سال کے حوالے سے خلافت کی اہمیت اور برکات کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم امیر صاحب کے ارشاد پر محترمہ درزریں صاحبہ کی گمرانی میں صدر لجنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

مجلس سوال و جواب

جمعہ اور ہفتہ کی شب بعد از نماز مغرب و عشاء سوال و جواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مکرم امیر صاحب سیرالیون اور مرکزی مہمان نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ جلسہ میں شمولیت کی بدولت 375 افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ بیعت کرنے والوں میں ایک پیراماؤنٹ چیف، منسٹر آف انرجی اینڈ پاور کی نمائندہ، میا ماہڈ سٹرکٹ گلکھ زراعت کے آفیسر، ڈپٹی چیف امام سیرالیون آرمی بھی شامل ہیں۔

جلسہ کے آغاز سے قبل ٹیلی ویژن اور اخبار کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ جلسہ کے پہلے دن کی کارروائی 3 ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ براہ راست نشر ہوئی۔ جبکہ مقامی ٹیلی ویژن نے خبروں میں بھی اس کی خبر دی۔ اس کے علاوہ ایک ڈاکومنٹری پروگرام بھی بنایا گیا ہے۔ جس کے لئے وی وی والوں نے ہمارے ہیڈ کوارٹر آکر مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کیا ہے جس میں جماعت کے بارے میں سوالات کئے گئے اور پھر جلسہ کی ویڈیو پیش کی گئی۔

جلسہ کے موقع پر بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جہاں جماعتی کتب رکھی گئی تھیں۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا جو جلی کیلنڈر بھی رکھا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود اور سب خلفاء کی تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ جلسہ کے موقع پر مرکزی و مقامی لٹریچر تقریباً 1000 ڈالر کا فروخت ہوا۔

جلسہ کے دوسرے دن بعد نماز عشاء ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت احمدیہ سکولز کے پرنسپلز، ہیڈ ٹیچرز و ٹیچرز کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر جماعت سیرالیون نے بطور چیئرمین شرکت کی۔ اس میٹنگ میں سکولوں کے

زلزل اور کارکردگی کے بارے میں تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس میں 200 سے زائد اساتذہ نے شرکت کی۔

جلسہ میں ہمسایہ ملک گنی کناکری جو کہ سیرالیون کے ماتحت ہے سے مرہبی سلسلہ گنی کناکری کی سربراہی میں 9 رکنی وفد نے شرکت کی۔

جلسہ کے اگلے روز جلسہ کے افسران کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور جلسہ کے دوران ہونے والی بعض غلطیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان تجاویز کو سرخ کتاب میں لکھا گیا تاکہ آئندہ سال ان سے بچا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیرالیون کو خلافت جو جلی کے سال میں پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازے اور جماعت کی تربیت کے لئے مزید پروگرامز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نواب آف کالا باغ

ملک امیر محمد خان

ملک امیر محمد خان جو نواب کالا باغ کے نام سے زیادہ معروف ہیں۔ مغربی پاکستان کے سابق گورنر تھے۔

وہ 20 جون 1910ء کو کالا باغ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ انہوں نے پہلے لاہور اور پھر آکسفورڈ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

نواب کالا باغ کا شمار ملک کے بڑے بڑے جاگیرداروں میں ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنی زمینوں سے زیادہ سے زیادہ زرعی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں کاشتکاری کے جدید طریقوں اور آکسفورڈ کی تعلیم سے فائدہ اٹھایا۔

1951ء میں وہ صوبائی مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے۔ 1958ء کے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد جب ملک میں زرعی اصلاحات نافذ ہوئیں تو انہوں نے اپنی زرعی جائیداد میں سے بائیس ہزار ایکڑ سے زیادہ کی زمین زرعی کمیشن کے سپرد کر دی۔

9 دسمبر 1958ء کو وہ پاکستان انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے چیئرمین مقرر کئے گئے۔

اس حیثیت میں انہوں نے ملک کے اقتصادی منصوبوں پر تیزی سے عملدرآمد کروایا۔ 11 جولائی 1959ء کو انہیں خوراک و زراعت کمیشن کا چیئرمین اور 12 اپریل 1960ء کو مغربی پاکستان کا گورنر مقرر کیا گیا۔

نواب کالا باغ ملک امیر محمد خان اعلیٰ تنظیمی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ انہوں نے ہر کام نہایت ایمانداری اور جانفشانی سے انجام دیا۔

ستمبر 1966ء میں وہ مغربی پاکستان کی گورنری سے مستعفی ہو گئے۔ 26 نومبر 1967ء کو انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو دفتر ہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسئل نمبر 89974 میں قائمہ طاہر

زوجہ طاہرا احمد سہراہ قوم جٹ پیشخانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-08-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر مذمہ خاوند 18000/- روپے (2) طلائی زیور مایلتی -/92000 روپے (3) نقد رقم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قائمہ طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 طاہرا احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد رئیس طاہر

مسئل نمبر 89975 میں عقیلہ روتی

بنت رانا انوار الحق قوم راجپوت پیشخانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-08-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1/2 تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عقیلہ روتی۔ گواہ شد نمبر 1 محمد صادق طیب وصیت نمبر 33618۔ گواہ شد نمبر 2 نعمان احمد وصیت نمبر 38042

مسئل نمبر 89976 میں شاز یہ نفیس

زوجہ نفیس احمد قوم راجپوت پیشخانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-06-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مایلتی 32000/- روپے (2) حق مہر مذمہ خاوند -/30000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی

جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاز یہ نفیس۔ گواہ شد نمبر 1 عدیل شہزاد۔ گواہ شد نمبر 2 تویرا احمد

مسئل نمبر 89977 میں مریم صدیقہ

بنت منورا احمد قوم بھوپال پیشطالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-09-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ 8 ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریم صدیقہ۔ گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد وصیت نمبر 33547۔ گواہ شد نمبر 2 محمد صادق طیب

مسئل نمبر 89978 میں توصیف احمد

ولد چوہدری محمد اسلم قوم جٹ پیشطالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم بنونی ربوہ بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-09-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ توصیف احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد علوی۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اسلم

مسئل نمبر 89979 میں ارفع شہناز

بنت خالد محمود قوم راجپوت پیشطالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم بنونی ربوہ بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-09-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ارفع شہناز۔ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد علوی۔ گواہ شد نمبر 2 خالد محمود

مسئل نمبر 89980 میں ولید احمد

ولد چوہدری منور احمد قوم آرائیں پیشطالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-09-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ولید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منور احمد

گواہ شد نمبر 2 برکات احمد

مسئل نمبر 89981 میں میر میر وراحمہ

ولد میر مظفر احمد قوم میر پیشطالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-06-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ میر میر وراحمہ۔ گواہ شد نمبر 1 میر مظفر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 خواجہ برکات احمد

مسئل نمبر 89982 میں شاہجہان احمد

ولد ظہور احمد (مرحوم) قوم کشمیری پیشطالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-09-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شاہجہان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد افضل وراثت۔ گواہ شد نمبر 2 خواجہ برکات احمد

مسئل نمبر 89983 میں عبدالغفار ناز

ولد میاں احمد بن قوم بھٹہ پیش مزدوری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 203 رقب مانا نوالہ فیصل آباد بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-09-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ اڑھائی مرلے مایلتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالغفار ناز۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم محمود احمد معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد بٹ

مسئل نمبر 89984 میں نسیم احمد سیفی

ولد مولوی صالح محمد قوم راجپوت پیش ریاضہ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آفیسرز کالونی راولپنڈی بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-05-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 90x50 مرلے فٹ واقع DHA II مایلتی اندازاً 50 لاکھ روپے (2) پلاٹ برقبہ 90x50 Topcity مایلتی اندازاً 6 لاکھ روپے (3) پلاٹ برقبہ 90x50 مرلے فٹ واقع ممتاز سٹی سکیم مایلتی اندازاً 5 لاکھ روپے (4) پلاٹ برقبہ 60x30 مرلے فٹ واقع ممتاز سٹی سکیم مایلتی اندازاً اڑھائی لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4385 روپے ماہوار بصورت تنخواہ و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی

ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نسیم احمد سیفی۔ گواہ شد نمبر 1 محمد کلیم احمد وصیت نمبر 42789۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالقادر

مسئل نمبر 89985 میں امتہ الراح

زوجہ نسیم احمد سیفی قوم راجپوت پیشخانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آفیسرز کالونی راولپنڈی بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-05-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 8 تولے مایلتی -/160000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ و خرچ شدہ -/5000 روپے (3) پلاٹ برقبہ 25x50 مرلے فٹ واقع اسلام آباد مایلتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الراح۔ گواہ شد نمبر 1 میجر محمد کلیم احمد وصیت نمبر 42789۔ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد سیفی

مسئل نمبر 89986 میں مدحت نسیم

بنت نسیم احمد قوم راجپوت پیشطالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-07-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مدحت نسیم۔ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد وصیت نمبر 47758۔ گواہ شد نمبر 2 محمد حسن

مسئل نمبر 89987 میں طاہرہ اعجاز

بیوہ ملک اعجاز احمد (مرحوم) قوم سکے زنی پیشخانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ راولپنڈی بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-05-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 8 تولے مایلتی -/160000 روپے (2) گاڑی مایلتی -/600000 روپے (3) پلاٹ واقع لالہ ہور مایلتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت از طرف برادران مل رہے ہیں۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ اعجاز۔ گواہ شد نمبر 1 ضیاء اسلام۔ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد مجاہد

مسئل نمبر 89988 میں صغیر احمد

ولد شیر محمد قوم گوجر پیش ملازمت PAF عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ راولپنڈی بٹائی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-11-02 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالحمید خان صاحب ترکہ مکرم چوہدری عبداللطیف خان صاحب کاٹھکڑھی)

مکرم عبدالحمید خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبداللطیف خان صاحب کاٹھکڑھی بقضائے الہی وفات پا گئے ہیں۔ محترم والد صاحب کے نام قطعہ نمبر 3/5 برقبہ 10 مرلے 7 مربع فٹ اور قطعہ نمبر 2/5 برقبہ 5 مرلے 3¹/₂ مربع فٹ ہیں دونوں قطععات دارالعلوم غربی میں ہیں۔ یہ قطععات مرحوم کے ورثاء میں مخصص شرعی منتقل کر دیئے ہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

- 1- مکرم عبدالحمید خان صاحب (بیٹا)
- 2- مکرم ملامہ الخفیضہ بشری صاحبہ (بیٹی)
- 3- مکرم ملامہ انصیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ملامۃ القدریہ احسن صاحبہ باب الابواب شرفی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد محترم محمد احسن صاحب کا جرمی میں Liver Transplant کا آپریشن ہوا ہے مگر جگر میرے والد صاحب کے جگر کے سائز کے مطابق نہیں تھا۔ اب دوبارہ آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے، اپنے فضل کا سامان پیدا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکساری الہیہ مکرمہ سیکینہ پروین صاحبہ کے بائیں گردے میں پتھری ہے جس کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ ہومیو پیتھک دوائی لے رہی ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا دے اور جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم اعجاز احمد بلوچ صاحب کارکن مدرسۃ الحفظ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم ناصر احمد صاحب رند بلوچ ولد مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب مرحوم ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ بعارضہ جگر بہاد پور کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ تکلیف کی شدت کی وجہ سے چند دن

توے کی حالت میں رہے ہیں اب خدا کے فضل اور رحم سے ہوش میں ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکساری دادی اماں مکرمہ حاجرانی بی صاحبہ الہیہ مکرم پروفیسر عثمان صدیقی صاحب چند دن سے ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے طاہر ہارٹ میں داخل ہیں۔

نیز میری خالہ جان جولمان سے آئی ہوئی وہ بھی بخار، ہزلہ، زکام، کھانسی اور جسم میں بہت زیادہ کمزوری میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان دونوں کو صحت والی لمبی زندگی دے۔ آمین

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکساری سبقتی ہمشیرہ محترمہ شہنم بیگم صاحبہ الہیہ مکرم حاجی عبدالستار صاحب مرحوم ساکن سمبہ پال ضلع سیالکوٹ آجکل فم معده کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ سی۔ ایم۔ ایچ ہسپتال سیالکوٹ میں داخل ہیں تکلیف میں ابھی افاقہ نہیں ہو رہا۔ نیز شوگر اور بلڈ پریشر کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ احباب کرام سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمقیم خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم عبدالخفیضہ خان صاحب سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ عمر ہسپتال ربوہ مورخہ 9 نومبر 2008ء کو 95 سال بقضائے الہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم محترم ڈاکٹر شہمت اللہ خان صاحب کے بھتیجے تھے۔

آپ عبادت گزار خوش مزاج اور مخلص انسان تھے مرحوم قادیان میں نور ہسپتال اور بعد میں فضل عمر ہسپتال میں تقریباً 45 سال تک خدمات سر انجام دیتے رہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے خاکسار، مکرم عبدالحمید خان صاحب حال جرمی اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اس اور پسماندگان کو عرصہ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

بھارتی وزیر اعظم۔ اندرا گاندھی

محترمہ اندرا گاندھی بھارت کی پہلی خاتون وزیر اعظم تھیں۔ وہ بھارت کے پہلے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کی اکلوتی صاحبزادی تھیں۔ وہ 19 نومبر 1917ء کو اتر پردیش کے شہر الہ آباد میں پیدا ہوئیں۔ ہندوستان، سوئٹزرلینڈ اور انگلستان کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کی بعد ازاں کچھ عرصہ رابندر ناتھ ٹیگور کے ادارے شانتی نیکین (Shantiniketan) میں بھی گزارا۔ اندرا گاندھی کی پرورش شروع سے ہی ایک سیاسی ماحول میں ہوئی تھی ان کے دادا موتی لعل نہرو اور والد جواہر لعل نہرو ملک کے نامور سیاستدان تھے۔ پھوپھی وجے کشمی پنڈت بھی سیاست میں حصہ لیتی تھیں۔ چنانچہ اندرا گاندھی بھی 21 سال کی عمر میں کانگریس کی رکن ہوئیں۔

1942ء میں انہوں نے ایک پارسی نوجوان فیروز گاندھی سے شادی کر لی جو کانگریس کے فعال رکن تھا انہوں نے فیروز گاندھی کے ساتھ کچھ عرصہ قید میں بھی گزارا۔

اندرا گاندھی 1947ء میں آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کی رکن منتخب ہوئیں اور کانگریس کے شعبہ خواتین کی صدر بنیں۔ 1959ء میں وہ آل انڈیا کانگریس کی صدر بنیں۔ جواہر لعل نہرو کی وفات کے بعد وہ لال بہادر شاستری کی کابینہ میں وزیر اطلاعات و نشریات کے عہدے پر فائز ہوئیں اور ان کی وفات کے بعد 24 جنوری 1966ء کو بھارت کی پہلی خاتون وزیر اعظم بن گئیں۔

1967ء اور 1971ء کے عام انتخابات میں بھی اندرا گاندھی نے کامیابی حاصل کی اور 1977ء تک وہ بدستور ملک کی وزیر اعظم رہیں۔ اس دوران انہوں نے پاکستان پر حملہ بھی کیا اور بنگلہ دیش بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1972ء میں انہوں نے پاکستان کے ساتھ شملہ معاہدے پر دستخط کئے۔

اسی دوران ان پر انتخابات میں بدعنوانی کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ جس میں ہارنے کے بعد انہوں نے 25 جون 1975ء کو ملک گیر ایمر جنسی نافذ کر دی اور متعدد اپوزیشن لیڈر جن میں جے پرکاش نرائن اور مرارجی ڈیسیائی شامل تھے گرفتار کر لئے۔

مارچ 1977ء کے عام انتخابات میں ان کی جماعت انڈین نیشنل کانگریس نے جنتا پارٹی کے مقابلے میں زبردست شکست کھائی اور 22 مارچ 1977ء کو انہوں نے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا۔

وزارت عظمیٰ سے ہٹنے کے بعد ان پر ایک مرتبہ پھر بدعنوانی کے الزام لگے۔ وہ گرفتار بھی ہوئیں لیکن چونکہ جنتا پارٹی خود شکست و ریخت کا شکار ہو چکی تھی اس لئے اندرا گاندھی ایک مرتبہ پھر عوام میں مقبول ہو گئیں اور انہوں نے 1980ء کے وسط مدتی انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے دوبارہ وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھال لیا۔

1983ء میں انہیں سکھوں کی یورش کا سامنا کرنا

پڑا۔ 1984ء میں انہوں نے آپریشن بلیوسٹار کے نام سے امرتسر میں سکھوں کے مشہور گردوارے ”گولڈن ٹمپل“ پر فوجی کارروائی کی۔

سکھوں نے اپنے اس مذہبی مقام کی بے حرمتی پر اندرا گاندھی سے بدلہ لینے کی قسم کھائی اور وہ اپنے دو سکھ محافظوں کے ہاتھوں 31 اکتوبر 1984ء کو قتل کر دی گئیں۔

اندرا گاندھی کے دو صاحبزادے تھے۔ چھوٹے صاحبزادے نجی گاندھی ان کی زندگی ہی میں ایک فضائی حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے جبکہ بڑے صاحبزادے راجیو گاندھی، ان کے قتل کے بعد بھارت کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ فیئٹری ایریا اسلام)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ فیئٹری ایریا اسلام کو اپنا سالانہ تربیتی پروگرام مورخہ 19 تا 23 جولائی 2008ء منعقد کروانے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، نداء کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں سائیکل ریس، سلسو سائیکلنگ دوڑ 100 میٹر۔ دوڑ 400 میٹر۔ ثابت قدمی۔ لمبی چھلانگ، کلانی پکڑنا اور کرکٹ، والی بال اور فٹ بال کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

اس سالانہ تربیتی پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 8 اگست 2008ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بہت سلام فیئٹری ایریا میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب محاسب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم مبشر احمد آصف صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور خدام کو قیام نماز کی طرف توجہ دلانی۔ دعا کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اختتامی تقریب کی کل حاضری 77 تھی۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ ذکیہ خان صاحبہ آف نوشہرہ کینٹ بنت مکرم نواب محمد امین خان صاحب آف ٹیری ضلع بنوں حال قیام پذیر بیت الکرامہ خواتین ربوہ مورخہ 4 نومبر 2008ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز مورخہ 5 نومبر 2008ء کو صبح 10 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے مرحومہ کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18 نومبر	
5:13	طلوع فجر
6:38	طلوع آفتاب
11:53	زوال آفتاب
5:09	غروب آفتاب

ان ڈورورزشی مقابلہ جات

(مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ)

﴿ مورخہ 11 تا 13 نومبر 2008ء کو شعبہ ذہانت و صحت جسمانی مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر نگرانی ایوان محمود میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں ان ڈور مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل کے صف اول اور صف دوم میں الگ الگ مقابلہ جات ہوئے جس میں ربوہ سے کل 62 کھلاڑی شریک ہوئے۔ 3 دنوں میں کل 80 میچز ہوئے۔ ان مقابلہ جات کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 13 نومبر 2008ء کو ایوان محمود میں بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت محترم پروفیسر عبدالخلیل صاحب صدر مجلس صحت ربوہ منعقد ہوئی۔ تقریب سے قبل صف دوم کا بیڈمنٹن سنگل کا فائنل میچ مکرم رانا خالد محمود صاحب اور محترم محمود احمد خان صاحب کے مابین کھیلا گیا۔ جو دلچسپ مقابلے کے بعد مکرم محمود احمد خان صاحب نے یہ جیت لیا۔

بعد ازاں اختتامی تقریب ہوئی۔ تلاوت کے بعد محترم قمر احمد کوثر صاحب منتظم ذہانت و صحت جسمانی مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ نے رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے کامیاب ہونے والے انصار کو مبارکباد پیش کی اور ہارنے والوں کو آئندہ اپنی خامیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا۔ تمام مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

﴿ مکرم شیخ مامون احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ اقبال ٹاؤن و محاسب جماعت احمدیہ لاہور چند روز سے نزلہ زکام اور بخار کی وجہ سے بہت بیمار ہیں ان کی جلد شفایابی اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

﴿ محترمہ امۃ الرحمن صاحبہ المیہ مکرم خواجہ سلیم ماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو دل کی تکلیف ہوگئی ہے عادل ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ دعا کیلئے درخواست ہے۔

﴿ مکرم محمد یونس جاوید صاحب صدر حلقہ سنت نگر و سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ لاہور پانچ دن سے بخار، کھانسی، گلا خراب کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ دعا جلد عطا فرمائے۔ آمین

﴿ مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ پتہ میں پتھری ہونے سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ دعا کیلئے درخواست ہے۔

سپر شگمی قبض کیلئے مفید ہے

ناسر داخان (رجسٹرڈ) کولمبازار ربوہ

Ph: 047-6212434 - 6211434

ضرورت برائے سیکوریٹی رجنرل ڈیوٹی سپروائزر

ریٹائرڈ آئیئر فورس ٹیکنیشن، صحت مند عمر زیادہ سے زیادہ 50 سال، کمپیوٹر چلانا اچھی طرح جانتے ہوں۔ ڈیوٹی لاہور میں ہوگی۔ صدر حلقہ سے تصدیق شدہ درخواست زیادہ سے زیادہ 25 نومبر 2008ء بمعہ کاپی شناختی کارڈ کاغذات ریٹائرمنٹ وغیرہ۔

universalapplines@yahoo.com
P.O.Box 1400 Lahore.

APPLIED SYSTEMS
Engineers, Indenters & Contractors
Working a step ahead in environmental and services Sector

- Geomembrane & Geotextile
- Supply & installation of Internal & External Electrification of all type
- Mechanical Projects.
- Incinerators, Disinfection of Hospitals, Hotels & Resturants.
- Water & Wastewater Treatment Plants
- Municipal & Industrial Solid Waste Landfills
- Erection of Grid Stations
- Construction Machinery
- Generators New & Used.

546-D1-V, Township, Lahore Pakistan PH# +92-42-5124399
Fax# +92-42-5883464 Cell# +92-300-8425987, +92-301-4433402
Email: appsys@wol.nct.pk www.appliedsystems.com.pk

EXPRESS کوئٹہ سروسز (E.C.L)

کی صاحب سے ایک اور مشاعرہ خصوصی پکیج UK+ جرمنی+ امریکہ+ نیپیز+ سویڈن+ آسٹریلیا میں آتا ہے۔ کیبڑے+ چیلری+ جوئے+ کھانے کی اشیاء بچھوانے پر خصوصی رعایت پاکستان بھر سے سامان پک کرنے کی سہولت

آپ کی ایک کال ہماری سروس ہماری پہچان

047-6214955, 047-6005492
0321-7915213
آفس بشارت مارکیٹ نزد ایوان محمود ربوہ
فیصل آباد آفس فون نمبر 041-8559413
0321-6622575

FD-10

W.B Waqar Brothers Engineering Works
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.

Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

RAYYAN'S
The Real Fried Chicken in Town™

F-8 Markaz, Islamabad, PH: 2855496-7
Commercial Market, Rawalpindi, PH: 4843501-2